رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

اللّٰہ اکبر — الہامات حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

روزنامہ

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی — تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی: سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۶ شوال ۱۳۵۵ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۳۷ء | نمبر ۷

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ سے کامل تعلق رکھنے والے ہمیشہ استغفار میں مشغول رہتے ہیں

"محبت عجیب چیز ہے۔ اسکی آگ گناہوں کی آگ کو جلاتی اور معصیت کے شعلہ کو بھسم کر دیتی ہے۔ سچی اور ذاتی اور کامل محبت کے ساتھ عذاب جمع ہو ہی نہیں سکتا۔ اور سچی محبت کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ اسکی فطرت میں یہ بات منقوش ہوتی ہے۔ کہ اپنے محبوب کے قطع تعلق کا اسکو نہایت خوف ہوتا ہے۔ اور ایک ادنیٰ سے ادنیٰ قصور کے ساتھ اپنے تئیں ہلاک شدہ سمجھتا ہے۔ اور اپنے محبوب کی مخالفت کو اپنے لئے ایک زہر خیال کرتا ہے۔ اور نیز اپنے محبوب کے وصال کے پانے کیلئے نہایت بیتاب رہتا ہے۔ اور بُعد اور دُوری کے صدمہ سے ایسا گداز ہوتا ہے۔ کہ بس مر ہی جاتا ہے۔ اسلئے وہ صرف ان باتوں کو گناہ نہیں سمجھتا۔ کہ جو عوام سمجھتے ہیں۔ کہ قتل نہ کر۔ خون نہ کر۔ زنا نہ کر۔ چوری نہ کر۔ جھوٹی گواہی نہ دے۔ بلکہ وہ ایک ادنیٰ غفلت کو اور ادنیٰ التفات کو جو خدا کو چھوڑ کر غیر کی طرف کی جائے۔ ایک کبیرہ گناہ خیال کرتا ہے۔ اس لئے اپنے محبوب ازلی کی جناب میں دوام استغفار اسکا ورد ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس بات پر اسکی فطرت راضی نہیں ہوتی۔ کہ وہ کسی وقت بھی خدا تعالیٰ سے الگ رہے۔ اس لئے بشریت کے تقاضا سے ایک ذرہ غفلت بھی اگر صادر ہو۔ تو اسکو ایک پہاڑ کی طرح گناہ سمجھتا ہے۔ یہی بھید ہے۔ کہ خدا تعالیٰ سے پاک اور کامل تعلق رکھنے والے ہمیشہ استغفار میں مشغول رہتے ہیں۔"

(چشمہ مسیحی صفحہ ۳۸)

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ر جنوری سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج پونے بارہ بجے بذریعہ موٹر لاہور سے تشریف لائے۔ اور خطبہ جمعہ پڑھانے کے بعد ساڑھے پانچ بجے واپس لاہور تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور شیخ یوسف علی صاحب گئے۔ اور آٹھ بجے بخیریت پہنچ گئے۔

حضرت ام المؤمنین مدظلہا تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے لاہور تشریف لیجانے سے پیشتر مولوی عبد الغفور صاحب کو جو تحریک جدید کے ماتحت بیرون ہند تبلیغ کے لئے جا رہے ہیں۔ شرف ملاقات و معانقہ بخشا۔ اور لمبی دعا فرمائی۔

افسوس کیساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ آج مولوی یحیی الدین صاحب افغان مبلغ علاقہ کوہاٹ کا لڑکا عبد القیوم جو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم پاتا تھا۔ بعارضہ نمونیا فوت ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ہمیں اس صدمہ میں مولوی صاحب موصوف سے دلی ہمدردی ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔

آپ چوہدری فتح محمد صاحب کی کس طرح مدد کرسکتے ہیں؟

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ قادیان کے قلم سے

احباب کو معلوم ہے۔ کہ اس وقت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے پنجاب اسمبلی کے لئے تحصیل بٹالہ (ضلع گورداسپور) کے مسلم حلقے کی طرف سے بطور امیدوار کھڑے ہیں۔ یہ ایک بیّن حقیقت ہے۔ کہ چوہدری صاحب موصوف سارے امیدواروں میں سے زیادہ تعلیم یافتہ۔ زیادہ تجربہ کار۔ زیادہ قابل۔ زمینداروں سے زیادہ ہمدردی رکھنے والے۔ اور اپنی رائے کو زیادہ آزادی کے ساتھ بیان کرنے والے ہیں۔ پس ہر ایک مسلمان ووٹروں کا یہ ایک قومی فرض ہے۔ کہ وہ نہ صرف خود چوہدری صاحب کے حق میں رائے دیں۔ بلکہ دوسرے ووٹروں سے بھی چوہدری صاحب کے حق میں رائے دلائیں۔ بعض لوگ اس معاملہ میں مذہبی سوال اُٹھا کر عوام کو بھڑکانا چاہتے ہیں۔ مگر یہ ان کی سراسر غلطی بلکہ بددیانتی ہے۔ کیونکہ کونسلوں کا معاملہ کوئی مذہبی معاملہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک خالص سیاسی سوال ہے۔ جس میں مسلمانوں کے سب فرقے برابر ہیں۔ یعنی اس میں شیعہ۔ سُنی۔ احمدی اور اہلحدیث کا کوئی امتیاز نہیں۔ بلکہ محض ہندو مسلمان کا سوال ہے:۔

پس اس معاملے میں مسلمان ووٹروں کو صرف یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ امیدواروں میں سے سب سے زیادہ قابل کون ہے اور مسلمان زمینداروں کے حقوق کی صحیح نمائندگی کون کرسکتا ہے۔ پھر جو امیدوار سب سے بہتر ثابت ہو۔ اسے ووٹ دینی چاہیئے۔ اگر آپ ہم سے رائے لیں۔ تو ہم آپ کو پوری پوری دیانتداری کے ساتھ یہ مشورہ دیں گے۔ کہ آپ چوہدری فتح محمد صاحب کو ووٹ دیں۔ کیونکہ وہ یقیناً ہر جہت سے سب سے بہتر امیدوار ہیں۔ اور ہم آپ کو یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ آپ چوہدری صاحب موصوف کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں:۔

۱۔ اس طرح کہ اگر آپ بٹالہ تحصیل میں خود ووٹر ہیں۔ تو آپ پولنگ کے دن اپنے گاؤں میں موجود رہیں۔ اور اپنا ووٹ چوہدری فتح محمد صاحب کے حق میں دیں۔ آپ کو اپنے گاؤں سے پولنگ سٹیشن تک پہنچانے کے لئے سواری کا انتظام کر دیا جائے گا:۔

۲۔ اگر آپ کسی وجہ سے اپنے آپ کو ظاہر نہیں کرسکتے۔ تو بے شک کسی سے ذکر نہ کریں۔ اور پولنگ کے دن خاموشی کے ساتھ پولنگ سٹیشن پر جاکر چوہدری صاحب کے حق میں پرچی دے دیں:۔

۳۔ اگر آپ خود ووٹر نہیں ہیں۔ تو پھر آپ ووٹروں کو سمجھا کر تحریک کریں کہ وہ چوہدری فتح محمد صاحب کے حق میں رائے دیں:۔

۴۔ اگر آپ ووٹر ہیں۔ تو پھر بھی آپ دوسرے ووٹروں کو چوہدری صاحب کے حق میں رائے دینے کی تحریک کریں:۔

۵۔ اگر آپ باہر کسی جگہ رہتے ہیں۔ تو پولنگ کے دن سے پہلے رخصت لے کر یا فرصت نکال کر فوراً اس جگہ پہونچ جائیں۔ جہاں آپ کی ووٹ درج ہے۔ پولنگ مختلف مقامات پر ہوگا۔ اور ۱۸۔ جنوری سے شروع ہوکر ۲۹ جنوری ۱۹۳۷ء تک رہے گا۔ اپنے حلقے کے پولنگ کی جگہ اور معین تاریخ کا علم آپ خط لکھ کر ہم سے دریافت کرسکتے ہیں:۔

۶۔ اگر آپ کے گاؤں کا کوئی ووٹر باہر گیا ہوا ہو۔ اور وہ چوہدری صاحب کے حق میں گزر سکتا ہو۔ تو آپ اُس کے نام اور پتہ سے ہمیں اطلاع دیں۔ تاکہ اگر سفر لمبا نہ ہو۔ تو اس کے بلانے کا انتظام کیا جائے:۔

۷۔ اگر آپ کے گاؤں کا کوئی ووٹر فوت شدہ یا مفقود الخبر یا غیر حاضر ہو۔ اور دور دراز جگہ پر گیا ہوا ہو۔ تو آپ اس کے نام وغیرہ سے ہمیں اطلاع دیں۔ تاکہ اگر اس کی جگہ کوئی جعلی پرچی گزرنے لگے۔ تو ہمیں اس کا علم ہو جائے:۔

۸۔ آپ اپنے علاقے کے ووٹروں کو چوہدری فتح محمد صاحب کا نام اچھی طرح سمجھا دیں۔ اور اُن سے چوہدری صاحب کے نام دوہرا کر تسلی کرلیں تاکہ ووٹ دینے کے وقت ان کے مونہہ سے کوئی غلط نام نہ نکل جائے۔

۹۔ آپ اپنے علاقے میں ظاہراً یا خفیہ جس طرح آپ مناسب سمجھیں یہ پراپیگنڈا کریں۔ کہ یہ کوئی مذہبی سوال نہیں ہے۔ بلکہ محض سیاسی سوال ہے۔ اور چونکہ اس لحاظ سے چوہدری فتح محمد صاحب سب سے بہتر امیدوار ہیں۔ اس لئے انہیں ووٹ دینی چاہیئے:۔

۱۰۔ آپ اپنے علاقہ کے ووٹروں کو سمجھائیں۔ کہ ووٹ ایک نہایت قیمتی امانت ہے۔ اور آئندہ اسمبلی میں اہم سیاسی سوالات پیش ہونے والے ہیں۔ پس وہ کسی غیر اہل شخص کو ووٹ دے کر اپنی امانت کو ضائع نہ کریں:۔

۱۱۔ آپ اپنے علاقہ کے ووٹروں کو بتائیں کہ احمدی جماعت پنجاب کے پچیس تیس حلقوں میں غیر احمدی امیدواروں کی مدد کررہی ہے۔ پس اگر دو تین حلقوں میں خود اسے مدد کی ضرورت ہے۔ تو یہ اخلاق اور وفاداری کے خلاف ہے۔ کہ اُسے مدد نہ دی جائے:۔

۱۲۔ اگر آپ کے خیال میں چوہدری فتح محمد صاحب کی امداد کرنے کا کوئی ایسا ذریعہ ہو۔ جو آپ کے اختیار سے باہر ہے۔ تو آپ ہمیں اطلاع دیں۔ تاکہ اُسے اختیار کیا جاسکے:۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۰ دسمبر ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنے والوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:۔

160	Raham Bande Lagos	163	Rasaui Lagos
161	Nimota. Aweni. "	164	Jumaid "
162	Raheem "	165	Lalifa. "

درخواست ہائے دعا

راجہ محمد صادق صاحب ڈسپنسر احمدی پور جہلم کے بھائی منشی فضل احمد صاحب عارضہ پائیوریا بیمار ہیں۔ پیپ متواتر خارج ہو رہی ہے۔ سید عبداللہ صاحب بھگلوہ کی دختر اڑھائی ماہ سے سخت بیمار ہے۔ فیروز الدین صاحب قادیان کی والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے۔ اور محمد حسین صاحب راولپنڈی کی مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا کی جائے:۔

اعلان نکاح جناب مولوی برکت علی صاحب لائق امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ نے ۳۔ جنوری کو عزیزم سید محمود احمد کا نکاح عزیزہ صفیہ خاتون بنت سید مبارک علی شاہ صاحب سے بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ خدا تعالیٰ یہ تعلق فریقین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار عبدالغفور خان مہتمم ضیاء الاسلام پریس قادیان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ شوال ۱۳۵۵ھ

ریاست حیدرآباد کی شاندار اقتصادی ترقی

ریاست حیدر آباد دکن جس کی عنان حکومت اعلیحضرت میر عثمان علی خان صاحب ایسے بیدار مغز رعیت پرور اور انصاف پسند کے ہاتھ میں ہے۔ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ موجودہ عالمگیر اقتصادی ادبار میں جبکہ بڑی سے بڑی حکومتیں بھی اپنے آپ کو سخت اقتصادی مشکلات میں مبتلا پاتی ہیں۔ حکومت نظام نہ صرف ایسی مشکلات سے محفوظ ہے۔ بلکہ اقتصادی لحاظ سے بھی خوشحال اور فارغ البال ہے اور رعایا کے تمام طبقات اپنے انصاف پرور اور رعیت نواز فرمانروا کی وجہ سے نہایت سکون اور اطمینان کی زندگی بسر کر رہے ہیں:۔

حکومت نظام کی اقتصادی خوشحالی کا اندازہ نئے سال کے تخمینۂ بجٹ سے لگایا جاسکتا ہے۔ جو آنریبل سر اکبر حیدری وزیر مالیات نے تیار کیا ہے۔ بجٹ کا اندازہ ہے۔ کہ سال نو میں ۱۵،۰۰ لاکھ روپیہ ریزرو قحط اور ۶۸،۱۸ لاکھ روپیہ ریزرو ادائیگی قرضہ میں منتقل کرنے کے بعد ۱۸ ار ۲۲ لاکھ روپیہ کی بچت رہے گی۔

نئے سال کے اخراجات کا پروگرام بھی نہایت خوشکن اور اطمینان بخش ہے۔ چنانچہ ۶۰،۲ لاکھ سڑکوں کی تعمیر پر صرف کیا جائے گا۔ تین سال کے لئے ۷ لاکھ روپیہ ہوابازی کے لئے اور پانچ لاکھ روپیہ براڈکاسٹنگ کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ ریلوں اور سڑکوں کی ترقی کے لئے ۶۷،۷ لاکھ روپیہ خرچ کیا جائے گا:۔

غرض اخراجات میں رفاہ عامہ کے کاموں کی ترقی کا پہلو نمایاں ہے۔ اور اس کے لئے آنریبل وزیر مالیات مستحق تعریف ہیں:۔

"جمعیۃ العلماء ہند" اور چرخہ

جب گاندھی جی کا چرخہ زوروں پر تھا۔ تو "جمعیۃ العلماء ہند" نے بھی بڑی تحقیق و تدقیق کے بعد یہ فتوٰے دے دیا تھا کہ چرخہ کاتنا مسلمانوں کا مذہبی فرض ہے۔ لیکن جب گاندھی جی کے چرخے کی چولیں ڈھیلی ہوگئیں۔ اور اس کا شور ختم ہوگیا۔ تو "جمعیۃ العلماء" بھی خاموش ہوکر بیٹھ گئی۔ اب پھر فیض پور کانگرس کے اجلاس میں گاندھی جی نے چرخہ کا ذکر کیا۔ تو "جمعیۃ العلماء" کے سوکھے دھانوں میں پانی پڑگیا۔ چنانچہ ان کے "واحد ترجمان الجمعیۃ" نے گاندھی جی کی اس تقریر کو "حیات آفرین" قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:۔

"چرخہ اور آزادی گاندھی جی کا ایک قدیم فلسفہ ہے۔ ان کے فکر بلند نے اول ہی روز یہ سمجھ لیا تھا۔ کہ ہندوستان ایک زراعتی ملک ہے۔ جس کی غالب اکثریت کسانوں۔ کاشتکاروں۔ مزدوروں اور کاریگروں پر مشتمل ہے۔ جب تک دیہات کی اصلاح نہ ہوگی۔ کسانوں کو روٹی اور کپڑا نصیب نہ ہوگا .... فی الحقیقت آج گاندھی جی کا فلسفہ نظریاتی منزل سے نکل کر ایک عملی صورت اختیار کرچکا ہے۔ اور تمام مدبرین و مفکرین اپنے اپنے افکار اور خیالات کو ترک کرکے اس نتیجہ پر پہونچ گئے ہیں۔ کہ سوراج کا حقیقی مفہوم دیہات سدھار سے حاصل ہوسکتا ہے۔ ہم چرخہ چھوڑ کر غلام بنے ہیں۔ اور چرخہ اٹھا کر ہی آزاد ہوسکتے ہیں۔ کشت و خون اور جنگ و جدال سے آزادی ضرور حاصل ہوسکتی ہے لیکن استقلال و استحکام اور خود داری و عزت نفسی جو آزادی کا حقیقی مصداق ہے۔ صرف چرخہ ذہنیت اور چرخہ داری ہی سے میسر ہوگی"

اگر ملکی آزادی اور وطنی حکومت کوئی ایسی چیز ہے۔ جس کا صفحۂ عالم پر کہیں نام و نشان نہیں ملتا۔ اور اب گاندھی جی کے ذریعہ صرف ہندوستان کو چرخہ ذہنیت اور چرخہ داری سے حاصل ہونے والی ہے۔ تو پھر جمعیۃ العلماء کو حق ہے کہ جس قسم کی توقعات چاہے۔ اس سے وابستہ کرلے۔ لیکن آج تک بیسیوں ممالک اور سینکڑوں قومیں غلامی کے طوق کو اتار کر آزادی حاصل کرچکی اور غیر ملکی حکومت کی بجائے اپنی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہوچکی ہیں۔ مگر ان میں سے نہ تو کسی نے "چرخہ اٹھایا" اور نہ "چرخہ ذہنیت" پیدا کی۔ تو "جمعیۃ العلماء" کے "واحد آرگن" کا یہ ارشاد کیونکر کسی کی عقل و فکر میں آسکتا ہے۔ کہ "ہم چرخہ چھوڑ کر غلام بنے ہیں۔ اور چرخہ اٹھا کر ہی آزاد ہوسکتے ہیں" نیز یہ کہ "استقلال و استحکام اور خود داری و عزت نفسی جو آزادی کا حقیقی مصداق ہے۔ صرف چرخہ ذہنیت اور چرخہ داری ہی سے میسر آسکتی ہے"

جیسا کہ ہم نے ایک گزشتہ پرچہ میں لکھا تھا۔ چرخہ سے مراد اگر ملکی صنعت و حرفت کی ترقی ہو۔ تو ایک بات بھی ہے لیکن یہ کہ چرخہ کو بغل میں دبائے پھرنا۔ اور عوام تو الگ رہے۔ خود لیڈروں کا سوت کاتنا سوائے تضیع اوقات کے اور کیا حقیقت رکھتا ہے۔ چرخہ کے ذریعہ نہ تو ہندوستان کی ضروریات کے مطابق سوت میسر آسکتا ہے اور نہ کپڑا تیار کیا جاسکتا ہے اور جس قدر تیار کیا جاسکتا ہے۔ اس سے بہت زیادہ بہت تھوڑے وقت میں مشینوں کے ذریعہ بن کر بازار میں آجاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کھدر کے زور شور کے دنوں میں بیرون ہند سے آنے والا جس قدر کھدر فروخت ہوا۔ اتنا ہندوستان میں تیار نہ کیا جاسکا:۔

باوجود ان حالات کے اگر گاندھی جی کا چرخہ کے متعلق تقریر "جمعیۃ العلماء" کے لئے "حیات آفریں" ہے۔ اور وہ سمجھتی ہے۔ کہ چرخہ اٹھا کر اور چرخہ ذہنیت پیدا کرنے سے ہی آزادی میسر آسکتی ہے۔ تو پھر اسے چاہیئے کہ اپنے ہر عالم کے لئے ضروری قرار دیدے کہ وہ ہر وقت چرخہ اٹھائے رکھے۔ اور ہر جگہ "چرخہ ذہنیت" پیدا کرنے کے لئے وعظ کہتا پھرے:۔

اچھوتوں کا مندروں میں داخلہ

مہاراجہ صاحب ٹراونکور کے اس فیصلہ پر کہ ریاست کے سرکاری مندروں کے دروازے ہریجنوں پر کھول دیئے جائیں۔ ہندو پنڈت بہت ناراض ہو رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ہندوؤں کے مقدس تیرتھ بنارس میں پنڈتوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں بڑے بڑے دھوانوں نے حصہ لیا۔ اور مہاراجہ ٹراونکور کے اس فیصلہ کے خلاف سخت پروٹسٹ کرتے ہوئے اسے شاستروں کی توہین قرار دیا گیا

ہندو شاستروں میں ہریجنوں کے ساتھ جس قسم کا سلوک کرنے کی ہدایت ہے۔ اس کے پیش نظر فی الواقعہ مہاراجہ صاحب کا فیصلہ ہندو شاستروں کی توہین ہے۔ مگر سیاسی اغراض کے مقابلہ میں اس کی پروا کون کرتا ہے۔

اخبار "ہندو" (۷ جنوری) نے پنڈتوں کی مذکورہ بالا کانفرنس کی مخالفت کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "ترقی ہر وقت کیلئے ہوتی ہے لیکن ترقی کا اپنا خاص وقت ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ بدلتی رہتی ہے۔ مگر یہ پنڈت ہیں۔ کہ ترتیوں پر زور دے رہے ہیں لیکن اگر آج اس بنا پر ہریجنوں کیلئے مندروں کے دروازے کھولے جاسکتے ہیں۔ تو کل مطلب نکل جانیکے بعد چونکہ بند بھی کئے جاسکتے ہیں اسلئے وہ مطمئن نہیں ہوسکتے

آنریبل میاں سر فضل حسین کا میموریل

اگرچہ مسلمانوں کے اُس محبوب سیاسی رہنما کی شاندار اور بے نظیر قومی و ملکی خدمات۔ جسے موت نے عین اس وقت جبکہ سیاسی امور میں اس کی قیادت وسیادت کی قوم اور ملک کو بے حد ضرورت تھی چھین لیا۔ اس کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے کافی ہیں۔ تاہم یہ تحریک نہایت موزوں ومناسب ہے۔ کہ ان کی کوئی یادگار قائم کی جائے۔ اور ہم "سٹیٹسمین" (۶ جنوری) کے مراسلہ نگار کی تائید کرتے ہوئے تمام ان احباب سے جو سر موصوف کی قدردانی کا احساس اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اس امر کی طرف متوجہ ہوں۔ اور سر موصوف کی یاد میں میموریل تعمیر کرنیکے متعلق تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔

میڈرڈ پر بمباری

کئی ہفتوں کے تعطل کے بعد باغیوں نے پھر میڈرڈ دارالسلطنت ہسپانیہ پر جارحانہ اقدام شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ ۴ جنوری کو پھر طیاروں کے ذریعہ بمباری کی گئی جس نے پرامن شہروں میں بے حد تباہی مچائی "سٹیٹسمین" (۶ جنوری) کی اطلاع ہے۔ کہ شہر میں پنساری کی ایک دوکان کے سامنے گاہکوں کی قطار پر جس میں زیادہ تر عورتیں تھیں۔ اتنی آتش باری کی گئی۔ کہ بازار نہ بچ کی شکل میں تبدیل ہو گیا۔ بیاں انسانوں کے اعضاو جوارح ان کی خاک وخون سے لتھڑی ہوئی نعشوں سے کٹ کر اس طرح بکھرے ہوئے تھے جس طرح بچوں کا ایک گروہ اپنی لاابالیانہ طبائع کے ماتحت کیلے کے پتوں سے کھیلتا ہوا۔ بغیر کسی احساس کے اس کی پھانکیں بکھیر کر رکھ دیتا ہے۔

نوع انسانی کی یہ لرزہ آفریں ہلاکت اگرچہ تمام دنیا کیلئے جگردوز ہے۔ لیکن عیسائی تہذیب وتمدن کو اسکی اصل شکل وصورت میں نمایاں کر کے دکھا رہی ہے۔ اور بتا رہی ہے کہ یہ تہذیب اب باقی رہنے کے قابل نہیں ہے۔ کیا عجب ہے۔ کہ ہسپانیہ کی یہ تباہی تمام یورپ کو جو بارود کا ایک ذخیرہ بن چکا ہے۔ اپنی لپیٹ میں لے لے

مغرب کی اندھا دھند تقلید

اہل ہند کی ذلت اور نکبت کی ایک بہت بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ وہ دوسروں کے نقال بن کر رہ گئے۔ اور اس میں بھی انہوں نے افعال شنیعہ اور عادات قبیحہ کا پہلو خاص طور پر اختیار کیا ہے اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ یورپ کی تقلید میں مادر زاد برہنگی کی وبا ہندوستان میں پھیل رہی ہے۔ چنانچہ بہار میں سون ندی کے کنارے بمقام ڈھیری مرد و عورتوں نے ننگے رہنے کا ایک کلب بنایا ہے جس میں ہندو مسلمان اور عیسائی تینوں اقوام کے مرد عورتیں شامل ہیں۔

یورپ کے بے حیا ننگے رہنے کی یہ دلیل پیش کرتے ہیں۔ کہ سرد ملک ہونے کی وجہ سے انہیں دھوپ تاپنے کی ضرورت ہے۔ مگر ہندوستان جیسے گرم ملک میں تو یہ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ پھر اس بے حیائی کا سوائے اس کے کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ صحیح معنوں میں اندھا دھند تقلید کی جائے۔

حکومت کشمیر اور ایک انگریز لیڈی

ریاست جموں وکشمیر نے حال میں جن سات اشخاص کا اپنی حدود میں داخلہ ممنوع قرار دیا ہے۔ ان میں ایک یورپین لیڈی نیڈرسول بھی ہے۔ جس کے خلاف یہ الزام بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے حقوق طلبی کے زمانہ میں جو فسادات ہوئے ان میں لیڈی موصوف کا بھی ہاتھ تھا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس خاتون نے جذبہ رحم اور شفقت سے مجبور ہو کر بعض مظلوم اور مفلوک الحال مسلمانوں کو جنہیں نازیبا کی سزا دی گئی تھی۔ کھانے پینے کیلئے کچھ مہیا کیا تھا۔ اور عدل وانصاف کی نگاہ میں قطعًا کوئی جرم نہیں چونکہ لیڈی موصوف کشمیر کو اپنا وطن بنا چکی ہیں اسلئے انکے داخلہ کی ممانعت بہت سخت سزا ہے، حکومت کشمیر کو اس بارے میں مزید غور کر کے اس سزا کو منسوخ کر دینا چاہیئے

الفضل میں درخواستہائے دعا کی اشاعت

الفضل ۹ جنوری میں جو مضمون "الفضل میں درخواست دعا شائع کرانا" کے عنوان سے چھپا ہے اسکے متعلق خاکسار کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔

معزز مضمون نگار نے دعا کی اہمیت اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک مستجاب دعا کو مشکلات میں اپنا معمول بنانے کے متعلق جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ وہ نہایت مفید اور نہایت قابل قدر ہیں لیکن اس امر پر تعجب ہے۔ کہ باوجود یہ لکھ دینے کے کہ "میرا ذاتی دستور یہ ہے۔ کہ دعا کا کالم پڑھا اخبار رکھ دیا۔ سخت بیماروں اور حاجتمندوں کیلئے تین مرتبہ دعا کی۔ اور بعد میں باقی اخبار پڑھا۔" الفضل میں دعا کی درخواستوں کو "رسمی" اور "اشتہاری" دعائیں قرار دیتے ہوئے احباب کو ان سے مجتنب رہنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ حالانکہ جس طرح وہ خود حاجتمندوں کیلئے التزام سے دعا فرماتے ہیں۔ اسی طرح کئی دردمند دل رکھنے والے بزرگ جماعت احمدیہ میں خدا کے فضل سے موجود ہیں۔ جو اخبار الفضل کا دعا کا کالم دیکھکر دست بدعا ہوتے ہیں اور یقینًا جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی نگاہ سے یہ کالم گزرتے ہیں۔ تو حضور کی دعا بھی ساتھ شامل ہوتی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ مشکلات و مصائب کے وقت اس نہایت بابرکت اور مفید ذریعہ دعا سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ خاکسار کا ذاتی تجربہ یہ ہے۔ کہ قریب کے عرصہ میں دو بار میرے متعلق دعا کی درخواست کا اعلان ہوا۔ اور دونوں دفعہ غیر معمولی طور پر اس نے اثر دکھایا۔ یہ سچ ہے۔ کہ کئی دوست الفضل سے دعا کے کالم پڑھ کر دعا نہیں کرتے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں۔ کہ علاوہ ان بزرگوں کے جو سب کیلئے التزام سے دعا کرتے ہیں۔ ہر شخص کا ایک حلقہ احباب ہوتا ہے۔ اور جب انسان کسی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے۔ تو یہ امر اس کے لئے محال ہو جاتا ہے۔ کہ وہ فردًا فردًا سب کو دعا کی تحریک کرے۔ اس صورت میں "الفضل" ہی ہے۔ جو مصیبت زدہ کی حالت اس کے احباب تک پہنچاتا ہے۔ اور وہ اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور جماعت میں دعا کی یہ کثرت نہایت ہی مبارک امر ہے۔ کیونکہ یہی تو چیز ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر زندہ ایمان اور اس پر توکل کا مقام عطا کرتی ہے۔ اور جو ہم نا چیزوں کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل حاصل ہوئی۔

پس میں یہ عرض کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ کہ درخواستہائے دعا کی کثرت کو دیکھکر "اشتہاری" اور "رسمی" دعا کے الفاظ کا استعمال مناسب نہیں۔ یہ درخواستیں نہایت قابل قدر ہیں۔ اور ہرگز "الفضل" کے وقار کے منافی نہیں ہیں۔ بلکہ الفضل کی یہ فیض رسانی اس کے وقار کو بڑھاتی ہے۔ صاحب موصوف کا یہ فرمانا کہ "ایسے مؤقر اخبار میں لڑکیوں کی پیدائش اور فوتیدگی کا ذکر بے حد ناپسندیدہ امر ہے۔ عوام اس پر تمسخر کرتے ہیں"۔ میرے خیال ناقص میں صحیح نہیں۔ عوام کالانعام کے تمسخر سے کوئی چیز ناپسندیدہ نہیں ہو جاتی۔ عوام تو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ہر بات پر تمسخر واستہزا کرتے ہیں۔ حقیقی مسلمانوں یعنی احمدیوں کے ہاں لڑکیاں بھی ایسی ہی پیاری اور محبوب ہیں۔ جیسے لڑکے۔ اور کسی خاص خوبیوں والی لڑکی کی فوتیدگی پر اظہار افسوس اور نعم البدل کی خواہش کسی صورت میں مضحکہ خیز نہیں۔

خاکسار عبد السلام بھٹی از قادیان

تبلیغ کے متعلق ایک ضروری اعلان

ایسے دیہات اور چھوٹے چھوٹے گاؤں جو شہروں سے دور یا نزدیک ہوں۔ اور ان میں ایک عرصہ سے کوئی مبلغ نہ پہنچا ہو۔ وہاں کی جماعتیں مہربانی کر کے جلد دفتر دعوت وتبلیغ میں اطلاع دیں۔

ناظر دعوت وتبلیغ
قادیان

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے متعلق خدا تعالےٰ کا ایک انذاری نشان

احمد بیگ اور اُس کے بعض اقارب کی نسبت حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی

(۲)

قساوت قلبی کی انتہاء

اشاعت گزشتہ میں بتایا جا چکا ہے کہ مرزا احمد بیگ کا خاندان فسق و فجور اور اباحت کے ایک عمیق گڑھے میں گرا ہوا تھا۔ خدا۔ اور رسُول کے احکام پر تمسخر اڑانا ان کا شیوہ تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اُن کا تقاضا تھا۔ کہ اگر کوئی خدا ہے۔ تو ہمیں ہمارے خاندان میں کوئی نشان دکھایا جائے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا قبول فرماتے ہُوئے آپ کو الہاماً بتایا۔ کہ میں اُن پر اپنا غضب نازل کروں گا۔ مگر باوجود اس انذار پر اطلاع پانے کے وُہ اپنی حرکات سے باز نہ آئے۔ تب اللہ تعالےٰ نے پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی نازل کی۔ اور فرمایا۔ اِنّا سنریھم اٰیاتٍ مبکیۃ وننزل علیھم ھموماً عجیبۃ وامراضاً غریبۃً ونجعل لھم معیشۃً ضنکاً ونصبّ علیھم مصائب فلا یکون لھم احدٌ من الناصرین (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۶۷)

یعنی ہم ضرور انہیں رلانے والے نشانات دکھائیں گے۔ اور ان پر مختلف رنگ کے ہموم اور قسم قسم کے امراض نازل کریں گے۔ اور ان کی روزی کو تنگ کر دیں گے۔ اور مصائب کے پہاڑ گرائیں گے۔ اور اس سے کوئی انہیں بچانے والا نہیں ہوگا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ فکذالک فعل اللہ تعالےٰ بھم دا نقصٰ ظھورھم بالقال الھموم والدیون والحاجات وانزل علیھم من انواع البلایا والآفات وفتح علیھم ابواب الموت والوفات لعلّھم یرجعون۔ او یکونون من المتنبھین ولٰکن قست قلوبھم فما فھموا وما تنبّھوا وما کانوا من الخائفین (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۶۷)

یعنی خدا تعالےٰ نے اسی طرح ان کے ساتھ کیا۔ اور اُن کی کمر کو تفکرات۔ غموں اور قرضوں کے بوجھ سے توڑ ڈالا اور اُن پر اور بھی کئی قسم کی آفات کا نزول ہُوا۔ اور موت کا دروازہ اُن پر کھول دیا گیا۔ تا کہ وُہ اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کریں۔ اور ہوشیار ہو جائیں۔ لیکن ان کے دل سخت ہو چکے تھے۔ پس وُہ نہ سمجھے۔ نہ ہوشیار ہُوئے۔ اور نہ ہی انہوں نے خوف کا اظہار کیا:۔

آسمانی نشان کا ظہور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان لوگوں کی انتہائی سخت دلی دیکھ کر فرمایا فدعوتُ ربی بالتضرع والابتہال ومددتُ الیہ ایدی السوال فالھمنی ربی وقال سارِیھم اٰیۃً من انفسھم (کرامات الصادقین ٹائیٹل پیج صفحہ آخر)

یعنی میں نے نہایت تضرع اور ابتہال سے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کیں۔ اور دستِ سوال اس کی بارگاہ میں دراز کیا۔ تب اُس نے مجھے الہاماً بتایا۔ کہ عنقریب مَیں اُن کے خاندان میں ایک زبردست نشان ظاہر کروں گا۔ یہ نشان کیا تھا۔ جو بعد میں ظاہر ہُوا۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات ہی پیش کی جاتی ہیں۔

آپ فرماتے ہیں:۔

"ایک مدت دراز سے بعض سرگروہ اور قریبی رشتہ دار مکتوب الیہ کے جن کے حقیقی ہمشیرہ زادہ کی نسبت درخواست کی گئی تھی۔ **نشان آسمانی کے طالب تھے۔** اور طریقۂ اسلام سے انحراف اور عناد رکھتے تھے۔ اور اب بھی رکھتے ہیں۔ چنانچہ اگست ۱۸۸۵ء میں جو چشمۂ نور امرتسر میں ان کی طرف سے اشتہار چھپا تھا۔ یہ **درخواست ان کی اُس اشتہار میں بھی مندرج ہے۔** ان کو نہ محض مجھ سے بلکہ خدا اور رسول سے بھی دُشمنی ہے"

"غرض یہ لوگ مجھ کو میرے دعوٰی الہام میں مکار اور دروغگو خیال کرتے تھے۔ اور اسلام اور قرآن شریف پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تھے۔ اور مجھ سے **کوئی نشانِ آسمانی مانگتے تھے۔** تو اس وجہ سے کئی دفعہ اُن کے لئے دُعا بھی کی گئی تھی۔ سو وُہ دُعا قبول ہو کر خدا تعالےٰ نے یہ تقریب قائم کی کہ والد اس دختر کا ایک اپنے ضروری کام کے لئے ہماری طرف ملتجی ہُوا۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔ کہ نامبردہ (احمد بیگ) کی ایک ہمشیرہ ہمارے ایک چچا زاد بھائی غلام حسین نام کو بیاہی گئی تھی۔ غلام حسین عرصہ پچیس ۲۵ سال سے کہیں چلا گیا ہے اور مفقود الخبر ہے۔ اس کی زمین ملکیت جس کا ہمیں حق پہونچتا ہے۔ نامبردہ کی ہمشیرہ کے نام کاغذاتِ سرکاری میں درج کرا دی گئی تھی۔ اب حال کے بندوبست میں جو ضلع گورداسپور میں جاری ہے۔ نامبردہ یعنی ہمارے خط کے مکتوب الیہ نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا۔ کہ وُہ زمین جو چار ہزار۔ یا پانچ ہزار روپیہ کی قیمت کی ہے۔ اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرا دیں۔ چنانچہ ان کی ہمشیرہ کی طرف سے یہ ہبہ نامہ لکھا گیا۔ چونکہ وُہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضا مندی کے بیکار تھا۔ اس لئے مکتوب الیہ (احمد بیگ) نے بتمامتر عجز و انکسار ہماری طرف رجوع کیا۔ تا ہم اس ہبہ پر راضی ہو کر اُس ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں۔ اور قریب تھا۔ کہ دستخط کر دیتے۔ لیکن یہ خیال آیا۔ کہ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے۔ جناب الٰہی میں استخارہ کر لینا چاہیئے۔ سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا۔ پھر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا۔ **وُہ استخارہ کیا تھا۔ گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آ پہونچا تھا۔ جس کو خدا تعالےٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا"** (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۸۵ و صفحہ ۲۸۶)

ضروری نوٹ:۔ آئینہ کمالاتِ اسلام کے عربی حصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس غرض کے لئے پہلے مرزا احمد بیگ کی بیوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئی چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ فجاءت امرأۃ احمد بیگ تطرح بین یدی لاتترک حقی واذھا بجنۃ الھبۃ ولا اکون من المنازعین (صفحہ ۵۷۲)

یعنی احمد بیگ کی بیوی میرے پاس عاجزی کرتی ہوئی آئی۔ تاکہ میں اپنا حق چھوڑ دوں۔ اور بجائے روک بننے کے اس ہبہ پر راضی ہو جاؤں۔

قریب تھا۔ کہ آپ اپنی رضامندی کا اظہار کر دیتے۔ مگر پھر اس خیال سے کہ پہلے اللہ تعالٰے سے استخارہ کر لیا جائے۔ آپ رک گئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"فقلتُ لامرأۃِ احمد بیگ ما کنتُ قاطعًا امرًا حتّٰی ادامر اللہ تعالٰی فیہ فارجعی الی خدرکِ وبلّغی ما سمعتِ ابا عذرکِ۔" (صفحہ ۵۷۱)

یعنی میں نے احمد بیگ کی بیوی سے کہا۔ کہ جب تک میں اس بارے میں اللہ تعالٰے کی راہنمائی حاصل نہ کر لوں۔ میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ پس اپنے گھر جا اور خاوند کو یہ بات کہدے۔ اس کے بعد مرزا احمد بیگ خود آیا۔ اور اس نے زیادہ اصرار کیا۔ کہ آپ ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں۔ تب آپ نے استخارہ کیا

خدا تعالٰے کا حکم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئینہ کمالات اسلام میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب میں نے استخارہ کیا تو اُنبئتُ من اخبارٍ ما ذھب وھلٍ قط الیھا (صفحہ ۵۷۲) یعنی خدا تعالٰے نے مجھے ایک ایسے امر پر مطلع کیا جس کی طرف میرا کبھی خیال بھی نہیں گیا تھا۔ اور وہ امر یہ تھا۔ کہ اللہ تعالٰے نے آپ کو حکم دیا قل الی امرتُ لاھبکَ ما طلبت من الارض وارضًا اخرٰی معھا واحسن الیک باحسانات اخرٰی علٰی اَن تُنکحنی احدٰی بناتک التی ھی کبیرتھا وذالک بینی وبینک فان قبلت فستجدنی من المتقبلین وان لم تقبل فاعلم ان اللہ قد اخبرنی ان انکاحھا رجلا آخر لا یبارک لھا ولا لک فان لم تزدجر فیصبّ علیک مصائبُ وآخر المصائب موتک۔ فتموتُ بعد النکاح الٰی ثلاث سنین بل موتک قریب۔ ویرد علیک وانت من الغافلین۔ وکذالک یموت بعلھا الذی یصیر زوجھا

الٰی حولین وستّۃ اشھر۔ قضاءً من اللہ فاصنع ما انت صانعہ والٰی لک لمن الناصحین۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۳)

یعنی احمد بیگ سے کہدے کہ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ جو زمین تو نے مجھ سے مانگی ہے۔ وہ اور اس کے علاوہ اور بھی زمین میں تجھے دے دوں اور تجھ پر احسانات کروں مگر اس شرط پر کہ تو اپنی بڑی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کر دے۔ پس اگر تو نے میری اس بات کو قبول کر لیا۔ تو میں بھی اپنے وعدے کو پورا کر دوں گا۔ لیکن اگر قبول نہ کیا۔ تو یاد رکھ کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ اس لڑکی کا کسی دوسری جگہ نکاح کرنا ہرگز مبارک نہیں ہوگا۔ نہ لڑکی کے لئے نہ تیرے لئے بلکہ تو روزِ نکاح سے تین سال بلکہ اس سے قریب تر عرصہ میں اور لڑکی کا خاوند اڑھائی سال میں ہلاک ہو جائیگا یہ خدا تعالٰے کا فیصلہ ہے۔ جو ہو کر رہیگا۔ پس اب جو تو چاہتا ہے کر۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"خدائے قادر حکیم مطلق نے مجھے فرمایا۔ کہ اس شخص کی دخترِ کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر۔ اور ان کو کہدے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا۔ اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا۔ اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے۔ جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہیں۔ لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا۔ اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روزِ نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۸۶)

پیشگوئی کی غرض

ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ اس پیشگوئی کی غرض صرف یہ تھی۔ کہ مرزا احمد بیگ کے خاندان کو جو اللہ تعالٰے کے وجود کا ہی منکر تھا۔ بار بار کے تقاضوں پر اللہ تعالٰے اپنی قدرت کا نشان دکھائے۔ اور بتائے کہ وہ موجود ہے اور اپنے پیاروں پر اخبار غیبیہ کا انکشاف کیا کرتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی غرض تھی۔ کہ مرزا احمد بیگ کے خاندان پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت واضح کی جائے۔ ہاں اس نشان کے ظہور کی خدا تعالٰے نے یہ تقریب قائم کر دی۔ کہ مرزا احمد بیگ کو ایک خانگی معاملہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف رجوع کرنا پڑا۔ اور جب آپ نے استخارہ کیا تو خدا تعالٰے نے الہامات کے ذریعہ وہ نشان جس کے عرصہ سے یہ لوگ متقاضی تھے ظاہر کر دیا۔ پس یہ پیشگوئی کسی نفسانیت پر مبنی نہیں تھی اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس رشتہ کی کوئی خواہش تھی۔ بلکہ خدا تعالٰے نے اپنا نشان ظاہر کرنے کے لئے یہ ایک ظاہری تقریب قائم کی۔

حضرت مسیح موعودؑ کی تصریحات

اگرچہ قبل ازیں جس قدر حوالجات پیش کئے جا چکے ہیں۔ وہ اس امر کو ثابت کرنے کے لئے بہت کافی ہیں۔ کہ اس پیشگوئی کی غرض محض اللہ تعالٰے کی قدرت نمائی تھی۔ اور وہ بھی اس لئے کہ ان لوگوں نے خود ایسے نشان کا تقاضا کیا تھا۔ جو ان کے خاندان میں ظاہر ہو۔ مگر چند اور حوالجات بھی درج کئے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اس پیشگوئی کی یہ بنیاد نہیں تھی کہ خواہ مخواہ مرزا احمد بیگ کی بیٹی کی درخواست کی گئی تھی۔ بلکہ یہ بنیاد تھی۔ کہ یہ فریق مخالف جن میں سے مرزا احمد بیگ بھی ایک تھا۔ اس عاجز کے قریبی رشتہ دار مگر دین کے سخت مخالف تھے۔ اور ایک ان میں سے عداوت میں اس قدر بڑھا ہوا تھا۔ کہ اللہ جل شانہ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو علانیہ گالیاں دیتا تھا۔ اور اپنا مذہب دہریہ رکھتا تھا۔ اور نشان کے طلب کے لئے ایک اشتہار بھی جاری کر چکا تھا۔ اور یہ سب مجھکو مکار خیال کرتے تھے۔ اور نشان مانگتے تھے۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور عقائد اسلام پر ٹھٹھا کیا کرتے تھے۔ سو خدا تعالٰے نے چاہا۔ کہ ان پر اپنی حجت پوری کرے۔ سو اُس نے نشان دکھلانے میں وہ پہلو اختیار کیا۔ جس کا ان تمام بے دین قرابتیوں پر اثر پڑتا تھا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۲۷)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

ایک عرصہ سے یہ لوگ جو میرے کنبے سے اور میرے اقارب ہیں کیا مرد اور کیا عورت مجھے میرے الہامی دعاوی میں مکار اور دوکاندار خیال کرتے ہیں۔ اور بعض نشانوں کو دیکھکر بھی قائل نہیں ہوتے۔ اور ان کا اپنا حال یہ ہے۔ کہ دین اسلام کی ایک ذرہ محبت ان میں باقی نہیں رہی۔ اور قرآنی حکموں کو ایسا ہلکا سا سمجھکر ٹال دیتے ہیں۔ جیسا کوئی ایک تنکے کو اٹھا کر پھینک دے۔ وہ اپنی بدعتوں اور رسموں اور ننگ و ناموس کو خدا اور رسول کے فرمودہ سے ہزار درجہ بہتر سمجھتے ہیں۔ پس خدا تعالٰے نے انہیں کی بھلائی کے لئے انہیں کے تقاضا سے انہیں کی درخواست سے اس الہامی پیشگوئی کو جو اشتہار میں درج ہے۔ ظاہر فرمایا ہے تا وہ سمجھیں کہ وہ درحقیقت موجود ہے اور اس کے سوا سب کچھ ہیچ ہے۔"

تتمہ اشتہار
دہم جولائی ۱۸۸۸ء منقول از
تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۱۹

پھر فرماتے ہیں

"ہمیں اس رشتہ کی درخواست کی کچھ ضرورت نہیں تھی۔ سب ضرورتوں کو خدا تعالیٰ نے پورا کر دیا تھا۔ اولاد بھی عطا کی۔ اور ان میں سے وہ لڑکا بھی جو دین کا چراغ ہوگا۔ بلکہ ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا۔ جس کا نام محمود احمدؐ ہوگا۔ اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلیگا پس یہ رشتہ جسکی درخواست کی گئی ہے۔ محض بطور نشان کے ہے۔ تا خدا تعالیٰ اس کنبہ کے منکرین کو اعجوبۂ قدرت دکھلا وے۔ اگر وہ قبول کریں۔ تو برکت اور رحمت کے نشان ان پر نازل کرے اور ان بلاؤں کو دفع کر دیوے۔ جو نزدیک چلی آتی ہیں۔ لیکن اگر وہ رد کریں۔ تو ان پر قہری نشان نازل کر کے ان کو متنبہ کرے"۔ (تتمہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء منقول از تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۲۰)

پھر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے اس عاجز کے مخالف اور منکر رشتہ داروں کے حق میں نشان کے طور پر یہ پیشگوئی ظاہر کی ہے۔ کہ ان میں سے جو ایک شخص احمد بیگ نام ہے اگر وہ اپنی لڑکی اس عاجز کو نہیں دیگا۔ تو تین برس کے عرصہ تک بلکہ اس سے قریب فوت ہو جائیگا"۔ (حاشیہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء منقول از تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۶۲)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

کان اصل المقصود الاهلاك وتعلم انه هو الملاك۔ واما تزويجها اياي بعد اهلاك الهالكين والهالكات فهو لاعظام الاية في اعين المخلوقات (انجام آتھم صفحہ ۲۱۶)

یعنی اس پیشگوئی کا اصل مقصد ان لوگوں کی ہلاکت تھی۔ باقی ان ہلاک شدہ لوگوں کی موت کے بعد اس لڑکی کا میرے نکاح میں آنا صرف لوگوں کی نظر میں پیشگوئی کی عظمت قائم کرنے کے لئے ہے۔ پس اس پیشگوئی کا مقصد ہرگز محمدی بیگم کو نکاح میں لانا نہیں تھا۔ اور نہ اس میں نفسانیت کے کسی شائبہ کا دخل تھا۔ بلکہ اس پیشگوئی کی اصل غرض محمدی بیگم کے والد اور ماموؤں کی بار بار کی درخواست پر انہیں ایک الٰہی نشان دکھانا۔ اپنے رشتہ داروں پر حجت قائم کرنا اور ان کو خدا تعالیٰ کی ہستی اور اپنی صداقت کا ثبوت بہم پہنچانا تھا پس یہ پیشگوئی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کریم کی عظمت و صداقت اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی راستبازی ثابت کرنے کے لئے بطور ایک نشان تھی اسی کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پُر درد دعائیں بھی اشارہ کرتی ہیں۔ جو آپ نے اپنے رشتہ داروں کی اباحت و بے دینی اور شرمناک اخلاق اور دینی پستی کو دیکھتے ہوئے کیں۔ اور جن میں آپ نے اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے ہوئے عرض کیا۔ کہ الٰہی الی مایستهزء بك وبرسولك وحتام يكذبون كتابك ويسبون نبيك (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۹)

یعنی کب تک تجھ پر اور تیرے پاک رسول پر استہزا کیا جائے گا۔ اور کب تک یہ تیری کتاب کو جھٹلاتے اور تیرے پاک نبی کو گالیاں دیتے رہیں گے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو سنا۔ اور ان لوگوں کی درخواست پر آخر وہ نشان اتارا۔ جس کا انکار کر کے مرزا احمد بیگ۔ خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کا نشانہ بن گیا۔ اور اس نے مر کر اپنے خاندان کو بتا دیا۔ کہ ؎

من نہ کردم شما حذر بکنید

پیشگوئی کو مخفی رکھنے کی وجہ

اس میں شبہ نہیں۔ کہ ابتداءً میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پیشگوئی کو مخفی رکھا۔ مگر اسکی وجہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بیان فرما دی ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ ایک خانگی معاملہ تھا۔ اور جن کے لئے یہ نشان تھا۔ ان کو تو پہنچا دیا گیا تھا۔ اور یقین تھا۔ کہ والد اس دختر کا ایسی اشاعت سے رنجیدہ ہوگا۔ اس لئے ہم نے دل شکنی اور رنج دہی سے گریز کی۔ بلکہ یہ بھی نہ چاہا کہ در حالت رد و انکار وہ بھی اس امر کو شائع کریں۔ اور گو ہم شائع کرنے کے لئے مامور تھے۔ مگر ہم نے مصلحتاً دوسرے وقت کی انتظار کی۔ یہاں تک کہ اس لڑکی کے ماموں مرزا نظام الدین نے جو مرزا امام الدین کا حقیقی بھائی ہے۔ شدت غیظ و غضب میں آگر اس مضمون کو آپ ہی آپ شائع کر دیا۔ اور شائع بھی ایسا کیا۔ کہ شاید ایک یا دو ہفتہ تک دس ہزار مرد و عورت تک ہماری درخواست نکاح اور ہمارے مضمون الہام سے بخوبی اطلاع یاب ہو گئے ہونگے۔ اور پھر زبانی اشاعت پر اکتفا نہ کر کے اخباروں میں ہمارا خط چھپوایا اور بازاروں میں ان کے دکھلانے سے وہ خط جا بجا پڑھا گیا۔ اور عورتوں اور بچوں تک اس خط کے مضمون کی منادی کی گئی۔ اب جب مرزا نظام الدین کی کوشش سے وہ خط ہمارا نور افشاں میں بھی چھپ گیا۔ اور عیسائیوں نے اپنے مادہ کے موافق بے جا افترا کرنا شروع کیا۔ تو ہم پر فرض ہو گیا۔ کہ اپنے قلم سے اصلیت کو ظاہر کریں"۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۸۷-۲۸۸)

نوٹ۔ یہ خط جو مرزا احمد بیگ کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت حصول رشتہ کے لئے پرائیویٹ طور پر لکھا تھا۔ ان لوگوں نے ۱۰ر مئی ۱۸۸۸ء کے پرچہ نور افشاں میں چھپوایا۔ اور عیسائیوں کو اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر ہنسی اڑانے کا موقع بہم پہنچایا۔ (ملاحظہ ہو آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۷۹)

اسی طرح فرماتے ہیں۔

"یہ الہام جو شرطی طور پر مکتوب الیہ کی موت فوت پر دلالت کرتا تھا ہم کو بالطبع اسکی اشاعت سے کراہت تھی بلکہ ہمارا دل یہ بھی نہیں چاہتا تھا۔ کہ اس سے مکتوب الیہ کو مطلع کریں۔ مگر اس کے کمال اصرار سے جو اس نے زبانی اور کئی انکساری خطوں کے بھیجنے سے ظاہر کیا ہم نے سراسر سچی خیر خواہی اور نیک نیتی سے اس پر یہ امر سربستہ ظاہر کر دیا۔ پھر اس نے اور اس کے عزیز مرزا نظام الدین نے اس الہام کے مضمون کو آپ شہرت دی۔ (حاشیہ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۸۷)

پس ابتداء میں اس پیشگوئی کو مخفی رکھنا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعلیٰ اخلاق کی دلیل تھی۔ نہ اس امر کا ثبوت کہ نعوذ باللہ اس میں کسی نفسانیت کی جھلک تھی۔ جس کے ظاہر ہونے کا آپ کو اندیشہ تھا+

زبان اردو اور اہل قادیان

اردو زبان جماعت احمدیہ کی مقدس مذہبی زبان ہے۔ جواب ترغہ اعدا میں گھری جا رہی ہے۔ اس کی توسیع و اشاعت کے لئے حامیان اردو کی امداد کرنا جماعت کا اولین فرض ہے۔ پنجابی اگر سکھوں کے لئے باوا نانک رحمۃ اللہ کی زبان ہونے کی وجہ سے مقدس ہے۔ تو اردو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان ہونے کی وجہ سے جماعت کے نزدیک مذہبی ہے۔ قادیان میں یہی زبان بولنی چاہیئے۔ اہل قادیان کو چند ماہ اس کی تیاری کے لئے مہلت دے دی جائے بعد ازاں بوقت مقررہ پر سب لوگ اردو بولنا شروع کر دیں۔ حامیان اردو میں اضطراب ہے۔ اردو کا چرچا بڑھ رہا ہے۔ یہ امر ان کے دلوں میں قادیان کی عزت اور عظمت و محبت پیدا کر دے گا۔ جماعت کی دھاک بیٹھ جائے گی۔ اس کے علاوہ خود افراد جماعت کو بیش بہا علمی فوائد حاصل ہوں گے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی زبان مادری اردو ہے۔ کیا عشاق کے نزدیک محبوب کی زبان محبوب نہیں ہوتی۔ تھوڑی سی کوشش سے اپنی زبان کو مقدس امام کی زبان میں رنگین کیا جا سکتا ہے۔ حاضر الوقت امام کے علاوہ خود بانی سلسلہ علیہ السلام کا لٹریچر بیشتر اردو میں ہے۔ مسلمان نادان ہیں۔ ان کی کوئی تحریک جماعت احمدیہ کی امداد کے بغیر مثمر بہ ثمرات حسنہ نہیں ہو سکتی اسلامیان ہند کی ہر چیز کا مستقبل جماعت احمدیہ سے وابستہ ہے۔ پنجاب کے اندر اردو مادری زبان رکھنے والا خطہ پیدا کر دکھانا اولوالعزمی ہے۔

خاکسار اللہ بخش مدرس از جھنگ

الوہیت حضرت مسیحؑ کی تردید میں دلائل انجیلیہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسلمان اور عیسائی دونوں مقدس جانتے ہیں لیکن ان کی اصل شان کے متعلق دونو فریق میں شدید اختلاف ہے۔ عیسائی صاحبان کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ خدا کے بیٹے بلکہ خود خدا تھے۔ اور جو شخص ان کی الوہیت پر ایمان نہیں لاتا وہ نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے رسول تھے اور باقی تمام رسولوں کی طرح خدا کے برگزیدہ بندے تھے خدا یا ابن اللہ نہ تھے۔ جو شخص ان کی الوہیت کا قائل ہے وہ مشرک ہے۔ اور اگر اس غلط عقیدہ سے توبہ نہ کرے تو اسے نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔

پس موجودہ عیسائیت اور اسلام میں اختلاف کی بنیاد حضرت مسیحؑ کی الوہیت کا عقیدہ ہے۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ عقیدہ حضرت مسیحؑ نے نہیں سکھایا بلکہ بعد کی ایجاد ہے اور موجودہ اناجیل اگرچہ بہت حد تک غیر محفوظ ہیں لیکن ان میں بھی متعدد بیانات الوہیت مسیح کے خلاف موجود ہیں۔ چونکہ انجیلی بیانات بہر حال عیسائی صاحبان پر حجت ہیں۔ اس لئے ہم اس جگہ الوہیت مسیح کے خلاف اناجیل سے ہی بیس دلائل پیش کرتے ہیں۔

پہلی دلیل

حضرت مسیح ع اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔ "ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔" (یوحنا ۱۷/۳)

اس بیان سے ظاہر ہے کہ حیات ابدی کے پانے کا یہ طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یگانہ اور برحق تسلیم کیا جائے۔ اور حضرت مسیحؑ کو اس کا صرف ایک رسول "بھیجا ہوا" مانا جائے پس ثابت ہوا کہ الوہیت مسیح کا عقیدہ سراسر باطل ہے حضرت مسیحؑ محض رسول تھے جیسا کہ اسلامی اعتقاد ہے اور اسی پر انجیل کے دیگر حوالجات دلالت کرتے ہیں۔

دوسری دلیل

انجیل یوحنا میں لکھا ہے۔ ایک مرتبہ یہود نے حضرت مسیحؑ کو سنگسار کرنا چاہا اور اس کی وجہ یہ بتائی کہ "تو آدمی ہو کر اپنے آپ کو خدا بناتا ہے" تب حضرت مسیحؑ نے فرمایا۔ "کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا کہ میں نے کہا تم خدا ہو۔ جبکہ اس نے انہیں خدا کہا کہ جن کے پاس خدا کا کلام آیا اور کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔ آیا تم اس شخص سے جسے باپ نے مقدس کر کے دنیا میں بھیجا کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے۔ اس لئے کہ میں نے کہا میں خدا کا بیٹا ہوں" (۱۰/۳۴-۳۶)

حضرت مسیح ع کے اس جواب سے عیاں ہے کہ ان کی بعض عبارتوں میں لفظ "خدا کا بیٹا" اسی طرز پر واقع ہوا ہے جس طرح گذشتہ انبیاء کو کتاب مقدس میں "خدا" کہا گیا ہے اور جبکہ عیسائی صاحبان کے نزدیک پچھلے انبیاء سچ مچ خدا نہ تھے تو حضرت مسیح سچ مچ خدا کا بیٹا کیونکر قرار دئے جا سکتے ہیں۔

تیسری دلیل

لکھا ہے۔ "پھر یسوع روح القدس سے بھرا ہوا یردن سے لوٹا اور ۴۰ دن تک روح کی ہدایت سے بیابان میں پھرتا رہا اور ابلیس اسے آزماتا رہا" (لوقا ۴/۱۲)

اگر یسوع خدا ہوتا تو اس کے روح القدس سے بھرنے کا کیا مطلب؟ ۴۰ روز تک ابلیس سے آزمائے جانے میں اس کی الوہیت کا صریح ابطال ہے کیونکہ لکھا ہے "نہ تو خدا بدی سے آزمایا جا سکتا ہے اور نہ وہ کسی کو آزماتا ہے۔ (یعقوب ۱/۱۳)

چوتھی دلیل

مسیح کے انجیلی معجزات اس کی الوہیت کی کھلی تردید کر رہے ہیں۔ کیونکہ از روئے اناجیل ان کا ظہور حضرت مسیحؑ کی دعا اور اللہ تعالیٰ کے اقتدار کے ماتحت ہوتا تھا۔ لعزر کے قصہ میں لکھا ہے۔

"یسوعؑ نے آنکھیں اٹھا کر کہا اے باپ! میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو نے میری سن لی۔ اور مجھے تو معلوم تھا کہ تو ہمیشہ میری سنتا ہے۔ مگر ان لوگوں کے باعث جو آس پاس کھڑے ہیں میں نے یہ کہا تا کہ وہ ایمان لائیں کہ تو نے ہی مجھے بھیجا ہے۔" (یوحنا ۱۱/۴۱-۴۲) پس مسیح ایک برگزیدہ بندہ تھا نہ کہ خدا یا خدا کا بیٹا۔

پانچویں دلیل

مسیح نے کہا: "اے باپ! تجھ سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اس پیالے کو میرے پاس سے ہٹا لے" (مرقس ۱۴/۳۶) خدا وہ ہے جو سب کچھ کر سکتا ہو اور ہر چیز پر قادر ہو مسیح ایسا نہ تھا لہذا خدا نہ تھا بلکہ عاجز بندہ تھا۔

چھٹی دلیل

لوقا انجیل نویس کہتا ہے "پھر وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو کر اور بھی دلسوزی سے دعا مانگنے لگا اور اس کا پسینہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا۔" (۲۲/۴۴) کیا عقل انسانی تصور کر سکتی ہے کہ یہ شخص خدا یا خدا کا بیٹا تھا؟ اگر وہ خدا ہوتا تو اس پریشانی اور دلسوزی کا کونسا موقعہ تھا؟

ساتویں دلیل

لکھا ہے "اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اس سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا اور خدا ترسی کے سبب اس کی سنی گئی۔ (عبرانیوں ۵) مسیح نے گریہ وزاری سے التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا وہی خدا ہوا نہ کہ مسیح۔ اگر مسیح خود خدا ہوتا تو غیر سے دعا کے کیا معنے؟ اس کا محض ہونا اس کی الوہیت کو کھلے طور پر باطل ثابت کر رہا ہے۔

آٹھویں دلیل

"اس وقت اس (یسوعؑ) نے ان سے کہا۔ میری جان نہایت غمگین ہے یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے (متی ۲۶/۳۸) کیا عیسائی دوست غور کریں گے کہ ایک کمزور اور غمزدہ انسان خدا بنایا جا سکتا ہے؟

نویں دلیل

"تیسرے پہر کے قریب یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا۔ ایلی ایلی لما سبقتنی یعنی اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ (متی ۲۷/۴۶) نفس واقع کے علاوہ حضرت مسیح کا "اے میرے خدا اے میرے خدا" کہنا بھی صاف بتلاتا ہے کہ آپ خود خدا نہ تھے بلکہ خدا تعالیٰ کے محتاج بندے تھے۔

دسویں دلیل

نہایت واضح بات ہے کہ انسانوں سے ڈرنے والا اور ان کی نگاہوں سے از راہ خوف چھپنے والا ہرگز خدا نہیں ہو سکتا۔ انجیل یوحنا میں لکھا ہے۔ "وہ (یہودی) اسی روز سے اس کے قتل کرنے کا مشورہ کرنے لگے۔ پس اس وقت سے یسوع یہودیوں میں علانیہ نہیں پھرا۔ بلکہ وہاں سے جنگل کے نزدیک کے علاقہ میں افرائیم نام ایک شہر کو چلا گیا" (۱۱/۵۳-۵۴) پطرس نے یسوع سے کہا کہ "تو مسیح ہے"، اس بات کو سن کر یسوعؑ نے "تاکید کی کہ میری بابت کسی سے یہ نہ کہنا۔" (مرقس ۸/۳۰)

اس قسم کے واقعات سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح ع ہرگز خدا نہ تھے۔

گیارھویں دلیل

خدا وہ ہے جس سے کوئی چیز مخفی نہ ہو اور کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہ ہو لیکن انجیل ہمیں بتاتی ہے کہ مسیحؑ کی یہ شان نہ تھی مسیح ع خود فرماتے ہیں۔ "اس دن یا اس گھڑی (قیامت) کی بابت کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر باپ" (مرقس ۱۳/۳۲)

پھر لکھا ہے "یسوع کو بیت عنیاہ سے

واپسی پر بھوک لگی۔ اور وہ "دور سے انجیر کا ایک درخت جس میں پتے تھے۔ دیکھ کر گیا۔ کہ شاید اس میں کچھ پائے۔ مگر جب اس کے پاس پہنچا۔ تو پتوں کے سوا کچھ نہ پایا۔" (مرقس ۱۱ : ۱۳)

پس حضرت مسیحؑ اپنے قول اور فعل کے رو سے عالم الغیب ثابت نہیں ہوتے لہٰذا ان کو خدا قرار دینا سراسر باطل ٹھہرا۔

بارھویں دلیل

یسوع نے اس سے کہا۔ تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے؟ کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا۔ (مرقس ۱۰ : ۱۸)

اس جگہ یہ بحث نہیں۔ کہ مسیح گنہگار تھے۔ یا بے گناہ۔ لیکن اتنا تو بہر حال ہر متعصب عیسائی کو بھی تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ اس جواب میں مسیح نے صاف طور پر خدائے واحد کی الوہیت کا اقرار اور اپنی خدائی سے انکار کیا ہے۔

تیرھویں دلیل

حضرت مسیحؑ کہتے ہیں۔ "اپنے دہنے بائیں کسی کو بٹھا دینا میرا کام نہیں۔ مگر جن کے لئے میرے باپ کی طرف سے تیار کیا گیا۔ انہیں کے لئے ہے۔" (متی ۲۰ : ۲۳) تو گویا یسوع مسیح اپنے اختیار سے کچھ نہ کر سکتے تھے۔ بلکہ وہ ارادہ الٰہی کے ایسے ہی تابع تھے۔ جیسا کہ دیگر انبیاءؑ کرام۔ (نیز دیکھو یوحنا ۵ : ۳۰) لہٰذا ان کو خدا قرار دینا سراسر غلط ہے۔

چودھویں دلیل

حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں۔ "باپ مجھ سے بڑا ہے۔" (یوحنا ۱۴ : ۲۸) اور خدا تو وہ ہے۔ جس سے بڑا کوئی نہیں۔ پس حضرت مسیح خدا نہ تھے۔

پندرھویں دلیل

صاف لکھا ہے۔ "خدا ایک ہے۔ اور خدا اور انسانوں کے بیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی یسوع مسیح جو انسان ہے۔" (۱ تمیتھیس ۲ : ۵)

سولھویں دلیل

پولوس کرنتھیوں کے نام کے پہلے خط میں لکھتا ہوں۔ "میں تمہیں آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہر مرد کا سر مسیح اور عورت کا سر مرد اور مسیح کا سر خدا ہے۔" (۱۱ : ۳) کیا اس واضح بیان کی موجودگی میں بھی عیسائی دوست مسیح کو خدا قرار دینے میں حق بجانب ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

سترھویں دلیل

خدا وہ ہے۔ جو مرنے اور قتل ہونے سے پاک ہے۔ حزقیل کی کتاب میں لکھا ہے۔ "کیا تو اس کے آگے جو تجھے قتل کریگا۔ پھر کہے گا۔ کہ میں الٰہ ہوں؟ لہٰذا تو اپنے قتل کرنے والے کے ہاتھ میں الٰہ نہیں۔ بلکہ انسان ٹھہرا (۲۸ : ۹) اور مسیح عیسائی عقیدہ کے رو سے یہود کے ہاتھوں مار دیئے گئے۔ (اعمال ۲ : ۲۳) نتیجہ عیاں ہے۔ کہ مسیح خدا نہ تھے۔

اٹھارھویں دلیل

حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں۔ "اب میری جان گھبراتی ہے۔ پس میں کیا کہوں؟ اے باپ مجھے اس گھڑی سے بچا۔" (یوحنا ۱۲ : ۲۷) پس گھبرانیوالا مسیح اور اس گھڑی سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ کا محتاج مسیح ہرگز ہرگز خدا نہیں ہو سکتا۔

انیسویں دلیل

حضرت موسیٰ اور جملہ انبیاء کی معرفت خدا نے تاکیدی حکم دیا ہے۔ کہ "میرے آگے تیرا کوئی دوسرا خدا نہ ہووے۔" (استثناء ۵ : ۷) لہٰذا مسیح کی الوہیت کا عقیدہ ساری شریعت اور اولین وصیت کے صریح خلاف ہے۔

بیسویں دلیل

درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے نبی کے پھل ان کے شاگرد ہوتے ہیں۔ تاریخ اور خود انجیل گواہ ہے۔ کہ مسیح کے شاگرد اکثر نبیوں کے شاگردوں سے روحانیت اور وفاداری میں بہت کم تھے چنانچہ جب یہودیوں نے مسیح کو پکڑا۔ تو اس وقت "سارے شاگرد اسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔" (متی ۲۶ : ۵۶)

پس الوہیت مسیح کا عقیدہ ہر رنگ میں بے دلیل اور بے ثبوت ہے۔ چاہیئے۔ کہ عیسائی دوست ان دلائل پر غور کر کے اپنے غلط عقیدہ سے باز آئیں۔ ہاں اگر کسی پادری صاحب میں طاقت ہے۔ تو وہ ہمارے ان دلائل کا جواب شائع کرے۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری سکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان

والیان ریاستہائے ہند اور ان کی رعایا

ریاستوں کے نظام مالگذاری پر نظر

(۳)

کاشتکاروں کی مشکلات

ہندوستان کے وسیع و عریض ملک کے اندر بسنے والی قوموں میں سب سے زیادہ قابل رحم طبقہ کاشتکاروں کا ہے۔ جس کا کام ایک طرف مالیہ کی بھاری بھر کم رقمیں ادا کر کے گورنمنٹ کا خزانہ بھرنا ہے۔ جس سے گورنمنٹ کی انتظامی و سیاسی مشینری چلتی ہے۔ اور دوسری طرف غلہ پیدا کر کے ہر کہہ و مہ کا پیٹ بھرنا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہندوستان کی حکومت اور آبادی دونوں اپنی کشمکش حیات کے بقا و قیام کے لئے اس طبقہ کی مرہونِ منت ہے۔ مگر اسکے مقابلہ میں اسے جن دشوار گذار مراحل میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ وہ بھی سب پر عیاں ہیں۔ ریاستہائے ہند میں ان کی مشکلات اور مصائب میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ وہ مزمن امراض جن کے بالعموم شکار کاشتکارانِ ہند پائے جاتے ہیں۔ زیادہ بھیانک صورت میں ریاستوں کے اندر موجود ہیں۔ سر ریاستوں میں مالیہ کی شرح برطانیہ ہند کی شرحِ مالیہ سے زیادہ اور مالگذاری کی وصولی کا طریقہ نہایت سخت ہے۔ جیسا کہ شخصی حکومتوں کا قاعدہ ہے، کاشتکاروں کے مفاد کو مد نظر رکھنے کی بجائے حکومت کے مفاد اور خزانہ بھرنے کے خیال کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ ان میں تقاوی کا سلسلہ بہت کم نظر آتا ہے۔ معافی مالگذاری کا تو ذکر ہی کیا۔ سنہ ۱۹۳۱ء میں جبکہ عالمگیر کساد بازاری کے اثرات پھیل رہے تھے۔ اور برطانی ہند کے کاشتکاروں کی حکومت انگریزی تقاوی یا معافی کی صورت میں امداد کر رہی تھی۔ ریاستوں نے کچھ نہ کیا البتہ اس عالمگیر کساد بازاری کا فائدہ ریاستوں میں ایک اور رنگ میں ضرور اٹھایا گیا۔ جواب تک وضع تنخواہ کی صورت میں چلایا جا رہا ہے۔

کسان ریڑھ کی ہڈی ہیں

کسانوں کا وجود ہندوستان کے لئے ریڑھ کی ہڈی کا کام دیتا ہے۔ مگر یہ کتنی قابل افسوس بات ہے۔ کہ اسی ریڑھ کی ہڈی کو توڑنے اور چکنا چور کرنے کے سامان بہم کئے جاتے ہیں۔ برطانی ہند میں کاشتکاروں کی اصلاح اور بہبودی کے سامان کئے جا رہے ہیں۔ لیکن ریاستوں کا قدم اس معاملہ میں گویا اتنا بھاری ہو گیا ہے۔ کہ اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتا۔ حالانکہ یہ سب سے زیادہ ضروری کام ہے۔ اگر ایک سال کے لئے بھی بعرض محال کاشتکاروں کی فصلیں نہ اُگ سکیں۔ تو راعی اور رعایا دونوں کو قدر عافیت معلوم ہو جائے۔

شرح مالیہ اور لگان

سب سے بڑی شکایت جو ریاستوں کے کاشتکاروں کی سننے میں آتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان میں شرح مالیہ برطانی ہند کی شرحِ مالیہ سے دو چند بلکہ سہ چند ہے دوسرے بندوبست کے وقت قابل زراعت اور ناقابل زراعت دونوں قسم کی زمینوں پر لگان لگا دیا جاتا ہے۔ اور اس طرح مالیہ کی رقم میں اضافہ دکھا کر ملازمین اپنی کارگذاری اور خیر خواہی کا ثبوت مہیا کرتے ہیں۔ حالانکہ دنیا کے کسی اصل کے ماتحت کہیں بھی ایسا نہیں کیا جاتا۔ تیسرے شرح مالیہ ناقابل قبول ہے۔ دس ایکڑ کے مالک اور ایک ہزار ایکڑ زمین کے مالک کو ایک ہی شرح کے مطابق مالگذاری ادا کرنی پڑتی ہے۔ خواہ پہلے کی آمدنی دو سو روپیہ سالانہ ہو۔ اور دوسرے کی پچاس ہزار روپے سالانہ علاوہ بریں شرح مالیہ میں اسی قدر اضافہ ہے۔ کہ کسان کو ½ سے لیکر ⅔ تک پیداوار حکومت کے حوالہ کر دینی پڑتی ہے۔ اس

وجہ سے کسان مجبور ہو کر ساہو کاروں کے آگے دست سوال دراز کرتا ہے۔ سینکڑوں ہزاروں من غلہ پیدا کرنے کے باوجود کنگال۔ مفلس اور قلاش بنا رہتا ہے۔ مگر حکومت کے ارباب بست وکشاد اس ناقابلِ فراموش حقیقت کی طرف اپنے قیمتی وقت کا "ضیاع" پسند نہیں فرماتے۔

آبیانہ

اس کے بعد آبیانہ ہے۔ محکمہ آب رسانی کا مقصد ومنتہا زیادہ تر کاشتکاروں کی زمینوں کی سیرابی تک محدود ہونا چاہیئے۔ لیکن اس محکمہ کے ذریعہ بھی وصولی روپیہ کی دودھاری تلوار غریب کسانوں پر چلائی جاتی ہے۔ ایک مالیہ کی شکل میں۔ اور دوسری آبیانہ کی صورت میں۔ اور یہ غریب کسانوں کی حیثیت اور ہمت سے کہیں بالا ہے۔ محکمہ آب رسانی کو آمدنی کا ذریعہ بنانے کی بجائے کاشتکاروں سے اسی قدر روپیہ وصول کرنا چاہیئے۔ جس سے اس محکمہ کا خرچ پورا ہو سکے۔

نیز انکم ٹیکس کی شرح کے مطابق مالیہ مقرر ہونا چاہیئے۔ انکم ٹیکس کے متعلق یہ قاعدہ ہے کہ کم از کم ایک ہزار کی رقم انکم ٹیکس سے مستثنےٰ سمجھی جاتی ہے اس سے زائد رقم آمدنی پر انکم ٹیکس لگایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی شخص کسی سال کم سے کم مقررہ رقم پیدا کرنے سے قاصر رہے۔ تو اس سال اسے کچھ ادا نہیں کرنا پڑتا۔ لیکن یہ رعایت اور یہ سہولت کاشتکاروں کے حق میں روا نہیں رکھی گئی۔ اور نہ ہی کاشتکار کی زمین کا کوئی حصہ مالیہ سے مستثنےٰ قرار دیا جاتا ہے۔ اور نہ معافی مالگذاری اس کی فصل کے خراب ہونے پر دیجاتی ہے۔ البتہ اگلے سال پر ملتوی کر کے وصول کر لی جاتی ہے۔ ضروری ہے۔ کہ کچھ حصہ زمین مستثنےٰ کر کے باقی رقبہ زمین پر مالیہ وصول کیا جائے۔ اور خرابی فصل کی صورت میں تھوڑی بہت مالگذاری کی معافی کا بھی حق دیا جائے۔ تاکہ کسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکے۔ زمانہ کے حوادث کا مقابلہ کر سکے۔ اور اپنی ضروریات کی فراہمی کا متکفل

چوہدری حسین علی کے خلاف گیارہ ہزار روپیہ کا دعویٰ

رائے بہادر لالہ رام سرن داس مدعی کا بیان

لاہور، ۷ر جنوری۔ رائے بہادر لالہ رام سرن داس ممبر کونسل آف سٹیٹ کی طرف سے گیارہ ہزار روپیہ ہرجانہ کا دائرکردہ دیوانی دعویٰ برخلاف خان صاحب چوہدری حسین علی صاحب مجسٹریٹ درجہ اول اور شیخ صالح محمد سب انسپکٹر پولیس مزید سماعت کے لئے عدالت میں پیش ہؤا۔

آج رائے بہادر (مدعی) پر مدعا علیہم کے وکیل رائے بہادر پنڈت جوالا پرشاد کی جرح کا تیسرا روز تھا۔ آج رائے بہادر پر جرح ختم ہونے کے بعد ان کے وکیل مسٹر رتن لال چاولہ نے مکرر جرح کی۔ جس میں سنسنی خیز راز کا انکشاف ہؤا۔

جرح

رائے بہادر پنڈت جوالا پرشاد کی جرح کے جواب میں مدعی نے بیان کیا کہ میرے وکیل مسٹر رتن لال چاولہ نے مجھے یہ نہیں بتلایا کہ اس نے مجسٹریٹ صاحب سے درخواست کی تھی کہ مقدمہ صرف میرے ڈرائیور نتھو رام کے خلاف ہے بلکہ مجھے یہ اطلاع بہم پہنچائی گئی کہ میرے خلاف وارنٹ گرفتاری خارج نہیں کئے گئے ہیں مزید کہا کہ میں نہیں بتلا سکتا کہ مجسٹریٹ صاحب نے موٹر ایکٹ کے چالان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو بھیج دئے تھے اور پھر ان کے پاس واپس آ گئے۔

ایک سوال کے جواب میں رائے بہادر نے کہا کہ ۱۴ر جولائی ۱۹۳۴ء کو میں نے اپنے وکیل کو ہدایت کی کہ وہ عدالت سے میری رہائی کے متعلق التجا کرے اور کہے کہ مجھے اس طرح خراب نہ کیا جائے۔ اور میں نے اسے یہ بھی ہدایت کی تھی کہ وہ میری طرف سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں درخواست انتقال مقدمہ دائر کرے کیونکہ مجھے مدعا علیہم نمبرا کی عدالت سے انصاف کی مطلق امید نہیں تھی۔

سوال۔ آپ نے بیان کیا ہے کہ آپ کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری ہونے سے مقدمہ میں آپ کو گیارہ ہزار روپیہ کا نقصان ہؤا۔ کیا آپ نے اس کے متعلق عدالت میں کسی قسم کی دستاویز یا حساب کتاب کے کاغذات پیش کئے۔

جواب۔ میں نے حساب کتاب کے کاغذات یا دستاویز پیش کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ اگر میں ایسا کرنے کی کوشش کرتا تو شاید کاغذات سے چالیس پچاس ہزار روپیہ نقصان ظاہر ہوتا۔ میں نے اندازاً ہی گیارہ ہزار روپیہ کا ہرجانہ طلب کیا ہے۔

سوال۔ آپ نے بیان کیا ہے کہ آپ کو بینکروں تجارت پیشہ لوگوں اور عام پبلک کی نظروں میں گرانے کی کوشش کی گئی۔ کیا آپ کوئی ایسا واقعہ بیان کر سکتے ہیں۔ جس سے آپ کو ذاتی نقصان پہنچا۔ اور لوگ آپ سے پہلے کی نسبت عزت سے پیش نہیں آتے تھے۔

جواب۔ تمام ملک میں خصوصاً انگلینڈ کے دوستوں نے یہ خیال کیا۔ کہ مجھ سے قانون کی خلاف ورزی کرنے سے کوئی بہت بھاری قصور سرزد ہو گیا ہے جس کی بنا پر میری گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے۔ ہمدردی کے پیغامات اور بذریعہ ٹیلیفون اطلاعات سے میں اس قدر تنگ آ گیا کہ مجھے تین مہینے کے لئے ہندوستان چھوڑنا پڑا۔ اس ذلت سے بچنے کے لئے اور میرے دل پر اس حادثہ سے جو گہرا صدمہ پہنچا۔ اسے بحال کرنے کے لئے مجھے جاوا۔ سالٹا وغیرہ ممالک میں رہنا پڑا۔ اس مرحلہ پر رائے بہادر پر جرح ختم ہو گئی۔

غیر مشروط معافی کا سوال

بعد ازاں مسٹر رتن لال چاولہ نے رائے بہادر پر مکرر جرح کی۔

سوال۔ آپ نے اپنے خلاف وارنٹ گرفتاری کے متعلق سر شہاب الدین (وزیر تعلیم) سے ذکر کیا۔ لیکن آپ کی اس معاملہ میں ان سے گفتگو جلد ہی ختم کیوں ہو گئی۔

جواب۔ کیونکہ سر شہاب الدین کے رشتہ دار نواب احمد یار خان دولتانہ نے مجھے بلایا تھا۔ اور کہا تھا کہ مدعا علیہم نمبرا (مجسٹریٹ صاحب) نے کہا ہے۔ ہمیں اور سر شہاب الدین کو اس کے لئے بہت افسوس ہے اور جہاں تک مجھے یاد ہے۔ انہوں نے یہ بتلایا کہ ہم مدعا علیہم نمبرا پر زور دے رہے ہیں۔ کہ وہ آپ (رائے بہادر) سے غیر مشروط معافی مانگ لے۔ اس گفتگو کے کچھ عرصہ بعد وہ میرے پاس آئے۔ اور کہا۔ کہ مدعا علیہم نمبرا نے ہمارے خیالات منظور نہیں کئے ہیں۔ اور جہاں تک مجھے یاد ہے یہ بھی کہا تھا۔ کہ مدعا علیہم نمبرا ضدی طبیعت کا آدمی ہے۔

سر شہاب الدین کے خیالات

مدعی نے مزید کہا۔ کہ نواب دولتانہ نے میری یادداشت میں یہ بھی بتلایا تھا۔ کہ مجسٹریٹ صاحب (مدعا علیہم نمبرا) کے متعلق سر شہاب الدین کے بھی یہی خیالات ہیں۔ چند ایک دیگر سوالات کے جواب دینے کے بعد رائے بہادر کا بیان ختم ہو گیا۔ آئندہ پیشی پر مدعا علیہم کے بیانات قلمبند کئے جائیں گے۔

ایچ۔ جی۔ ویلز زندہ باد

انگلستان کے نہیں۔ بلکہ دنیا کے اس عظیم الشان مصنف نے کنٹربری کے "بڈھے پادری" کے جو بھگو کے لگائی ہیں۔ ان کی تڑا تڑ سے خدا کی قسم روح خوش ہو گئی! "بڈھے پادری" نے سابق شاہ ایڈورڈ اور مسز سمپسن کے متعلق جن ناگوار خیالات کا اظہار کر کے دنیا بھر کے نیکدل انسانوں کو صدمہ پہنچایا تھا۔ اس کی

احمدی جنتری ۱۹۳۶ء

میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان نے اب کے بھی حسب معمول احمدی جنتری شائع کی ہے۔ جس میں بہت سے مفید تبلیغی مضامین بھی درج کئے ہیں۔ قیمت فی جلد ۲/ ہے۔

مادر اطفال

جب بچہ دانت نکالتا ہے۔ اور اس کے تیز دانت مسوڑوں کو چیرتے ہوئے نکلتے ہیں۔ تو لازمی طور پر بچے کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اور دست بخار وغیرہ کے عارضے لگ جاتے ہیں ہم نے اس قدرتی قانون کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ یہ دوا "مادر اطفال" نہایت محنت اور تجربہ کے بعد ایجاد کی ہے۔ جس کے گاہ لگاہ کھلانے سے دانت نہایت آسانی سے نکل آتے ہیں۔ اور مطلق کوئی تکلیف نہیں ہوتی بلکہ بچے کی صحت آگے سے کئی گنا اچھی ہو جاتی ہے قیمت صرف ایک روپیہ معہ محصول ڈاک وغیرہ۔ غلط ثابت ہونیپر دگنی قیمت واپس

ہومیو۔ یونانی۔ دواگھر کچہری روڈ امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سب جج بہادر درجہ اوّل قصور

دعوی یا اپیل دیوانی ۶۳؍

بھاگ مل ولد مرلی مل قوم اروڑہ ساکن قصور

بنام

پران کشن ولد رودع رام قوم برہمن ساکن لاہور وغیرہ

دعوے استقرار یہ

بنام مسمات بوبو فاطمہ بیوہ عبداللہ خان و احمد خان ولد عبداللہ خان اقوام پٹھان سکنائے قصور۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمات بوبو عبداللہ خان مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مسمات بوبو فاطمہ عبداللہ خان کو جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر بوبو فاطمہ۔ عبداللہ خان مذکور بتاریخ ۳۶-۲-۲ کو مقام قصور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی

آج بتاریخ ۳۶-۱-۴ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ دستخط حاکم (مہر عدالت)

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب بخشی شیر سنگھ صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی صاحب سب جج درجہ اول گوجرانوالہ

جہاںگری مل ولد لالہ سائیں داس قوم کھتری بنام عبدالعزیز وغیرہ ساکن گوجرانوالہ مدعی

دعوی ۳۶/۲/۱۴/۱۳۲۰

بنام (۱) عبدالعزیز ولد نتھے خان ٹھیکیدار حال دوکاندار کافی شاپ سول بازار کیمبل پور (۲) ثناء اللہ ولد نتھے خان قوم بھٹی ساکن سیالکوٹ۔ باغ ڈپٹی وزیر علی برقی پریس۔ (۳) عزیز بیگم دختر نتھے خان قوم بھٹی ساکن سیالکوٹ باغ ڈپٹی وزیر علی۔ (۴) وزیر بیگم دختر نتھے خان قوم بھٹی ساکن گوجرانوالہ آبادی روڑی آنہ دادا ڈہ کبابی مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہم کے نام سمن معمولی طریقہ۔ سمن بذریعہ رجسٹری بھیجے گئے تھے لیکن مدعا علیہم کے تعمیل نہیں ہوئی ہے۔ لہذا مدعا علیہم کے برخلاف اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم بتاریخ ۳۶-۲-۲۰ اصالتاً یا بذریعہ وکیل حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کی نہ کرینگے۔ تو ان کے برخلاف تاریخ مقررہ پر کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج یہ اشتہار ۵ ماہ جنوری ۱۹۳۶ء کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

دستخط حاکم (مہر عدالت)

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ صرف دس آسان سبق پراسپکٹس و نمونہ سبق مفت

اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

مستورات

کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ سینکڑوں علاج معالجہ کرانیکے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہوں تو وہ شفاخانہ رفاہ نسوان کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی کی ادویہ استعمال کریں۔ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ رکھتی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں۔ بے شمار بے اولاد مایوس عورتیں ان کی ادویہ کے استعمال سے خدا کے فضل سے آج کئی کئی بچوں کی مائیں ہیں مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں چار روپیہ سے زیادہ نہیں ہوگی محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ شفاخانہ رفاہ نسوان قریب مکان مفتی محمد صادق صاحب قادیان پنجاب

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اسکے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کردینیوالی وہ خوفناک بیماری ہے جسکو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے حیض بیقاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اور اگر قرار پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کیلئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے اور چہرہ پر شباب کی رونق آجاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیے قیمت ڈھائی روپے ۲/۸ نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگایئے

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی۔ محمود نگر ۵ لکھنؤ۔

مفرح یاقوتی

شادی ہو گئی! آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے۔

یہ مرد و عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی چیز ہے اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ اس کو آج ہی استعمال کر کے دیکھیے۔ اور لطف زندگی اٹھایئے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے یہ ایک اکسیر چیز ہے حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت خوبصورت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرایئے نہایت ہی قیمتی اور نہایت ہی عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا عنبر موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا۔ زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح اور مقوی ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوا یہی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اسکے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں اسکے اندر کوئی زہریلی اور نشئی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہوتی ہے مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں خون اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی قوت اور جوانی کو اسکے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔

پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (عہ) ایک ماہ کی خوراک۔

پتہ:۔ دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۷ جنوری - آج انجمن حمایت اسلام کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مسٹر عبداللہ یوسف علی کے استعفیٰ پر غور کیا گیا۔ کمیٹی نے اس بات پر زور دیا۔ کہ خلیفہ شجاع الدین ملک برکت علی اور مسٹر عبداللہ یوسف علی کے درمیان سمجھوتہ ہو جائے۔ اس کے بعد ایک قرارداد منظور ہوئی۔ جس میں مسٹر عبداللہ یوسف علی سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ دوبارہ پرنسپل شپ کا چارج لے لیں۔ چنانچہ انہوں نے استعفیٰ واپس لے لیا۔

کلکتہ ۷ جنوری - بنگال کے مسلمانوں کی طرف سے سر اے ایچ غزنوی اور ہندوؤں کی طرف سے مہاراجہ بردوان کے درمیان فرقہ وار مصالحت کے لئے گفت و شنید شروع تھی۔ اس گفت و شنید کے نتیجہ میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان مصالحت ہو گئی ہے۔ جس کے مطابق بنگال میں کمیونل ایوارڈ کے خلاف ہندو ہنگامہ آرائی بند کر دیں گے۔

لاہور ۷ جنوری - آج اسلامیہ کالج کے طلباء کے جلوس نے جب دفتر اخبار "احسان" کے سامنے اس کی غیر ہمدردانہ روش کے خلاف احتجاج ظاہر کیا۔ تو ہڑتالی طلباء میں سے بعض نے کارکنان احسان کو فونٹین پن دکھا کر باآواز بلند نعرے لگاتے ہوئے کہا۔ کہ احسان کے ضمیر کی قیمت ایک "فونٹین پن" ہے۔

لنڈن ۷ جنوری - ایک اطلاع مظہر ہے کہ سر آغا خان کے لڑکے شہزادہ علی خان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔

پیرس ۷ جنوری - قضیہ اسکندرونہ اور انطاکیہ کے متعلق ترکوں نے عسکری اقدام کا جو اعلان کیا ہے۔ فرانسیسی جرائد اسے بہت اہمیت دے رہے ہیں۔ ایک اخبار لکھتا ہے۔ کہ اس امر کا قطعی طور سے فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ کہ اگر ترکی نے اسکندرونہ اور انطاکیہ کے قضیہ میں عسکری اقدام کیا۔ تو اس کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائیگا۔

انقرہ ۷ جنوری - مصطفیٰ کمال پاشا

اور وزراء کے درمیان چار گھنٹہ گفت و شنید ہوتی رہی۔ اس کانفرنس کا مقصد اور اس کا نتیجہ صیغہ راز میں ہے۔

واشنگٹن ۷ جنوری - امریکہ کی سینیٹ اور ایوان مندوبین نے ایک قرارداد میں اس امر کا فیصلہ کر دیا۔ کہ ہسپانیہ کو اسلحہ اور سامان حرب برآمد کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے۔

بیت المقدس ۷ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ عرب فرمانرواؤں کی خواہش کے مطابق اعراب فلسطین کی مجلس اعلیٰ نے اپنے مطالبات شاہی کمیشن کے سامنے پیش کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔

بمبئی ۷ جنوری - مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے سیکرٹری مسٹر ستیہ مورتی سے بذریعہ تار درخواست کی ہے کہ اسمبلی کے کانگرسی ممبروں کو مطلع کر دیں کہ ۲۰ فروری سے پہلے اسمبلی کے اجلاس میں شریک نہ ہوں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس قسم کی ہدایت کانگرس نیشنلسٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر اینے نے بھی اپنی پارٹی کو دی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت نے کانگرس کی اس درخواست کو۔ کہ ۲۰ فروری سے پہلے اسمبلی کا اجلاس منعقد نہ کیا جائے۔ نامنظور کر دیا ہے۔

کلکتہ ۷ جنوری - کمیونل ایوارڈ کے متعلق بنگال کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس کی شرائط یہ ہیں۔ اول۔ فرقہ وار فیصلہ بدستور رہیگا اور دس سال کے بعد اس پر نظر ثانی کی جائیگی یا اس وقت تک برقرار رہے گا۔ جب تک اس میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے باہمی سمجھوتہ سے تبدیلی نہ کی جائے۔ (۲) مجلس وزراء میں ہندو اور مسلمان وزراء کی تعداد مساوی ہوگی۔ (۳) سرکاری ملازمتوں میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی تعداد برابر ہوگی۔

لنڈن ۷ جنوری - موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ دو ہفتہ کے اندر

دس ہزار اطالوی والنٹیر ہسپانیہ میں وارد ہو چکے ہیں۔ فرانسیسی جرائد مسولینی کے خلاف مضامین شائع کر رہے ہیں۔

روما ۷ جنوری - بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت ہسپانیہ کو زر نقد اور اسلحہ کی بیشتر امداد سرحد فرانس سے مل رہی ہے اطالیہ کے سرکاری حلقے اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہسپانیہ میں اطالوی والنٹیروں کے جانے کا ہمیں کوئی علم نہیں۔ حکومت کی رائے ہے۔ کہ ہسپانیہ کو نہ صرف والنٹیروں کا جانا ممنوع قرار دیا جائے۔ بلکہ ہر قسم کی مدد کی مخالفت کی جائے۔

برلن ۷ جنوری - کل پولینڈ کی پارلیمنٹ میں کرنل بیک نے معاہدہ فرانس و پولینڈ کی تجدید کا اعلان کیا تھا۔ اور معاہدہ لوکارنو کی تجدید کی گفت و شنید کا حوالہ دیتے ہوئے اس امر کا یقین دلایا تھا۔ کہ ہم اپنی شرکت کا پورا احترام کرائینگے اس اعلان نے جرمنی میں بہت ہیجان پیدا کر دیا ہے۔ چنانچہ ایک حکم نافذ کیا گیا ہے کہ پولینڈ کی مشرقی سرحد پر دو ہزار مربع میل کے علاقہ میں جرمنی کے فوجی طیاروں کی پرواز ممنوع قرار دیدی گئی ہے۔

امرتسر ۷ جنوری - دفتر کرتی پریس سے جس میں اخبار "کرتی اردو" شائع ہوتا ہے۔ تین ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ اور دو ہزار کی داخل شدہ ضمانت ضبط کر لی گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اخبار کرتی نے ایسے مضامین اور کارٹون شائع کئے تھے۔ جن کی اشاعت بروئے قانون مطابع ممنوع ہے۔

رباط ۷ جنوری - کچھ عرصہ ہوا۔ فرانسیسی مراکش کے حریت پسند عربوں نے حکومت فرانس کے خلاف ایک جلوس نکالا تھا۔ اور اس جلوس میں انہوں نے غیر ملکی اقتدار کو ختم کرنے کا عزم کیا تھا جلوس میں شریک ہونے والے بہت سے آدمیوں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ آج عدالت نے ۷ عرب قائدین کو تین سال سے لے کر

چھ سال قید کی سزائیں دیں۔ اس کے علاوہ ۲۷ اور آدمیوں کو ۳ ماہ سے لے کر ۱۸ ماہ تک قید کی سزائیں دی گئیں۔

سکندریہ ۷ جنوری - مصر کی حکومت سکندریہ کے شامی قصبوں کو آئندہ جنگ میں گیس کے حملوں سے بچانے کے لئے زمین دوز عمارتوں کی تعمیر کی ایک وسیع سکیم پر کاربند ہونے والی ہے۔ جنگ کی صورت میں باشندوں کو زمین دوز عمارتوں میں بھیج دیا جائے گا۔ تاکہ گیس کے حملوں سے محفوظ رہیں۔ قاہرہ میں بھی ایسے زمین دوز مکانوں کی تعمیر شروع ہے۔

روما ۷ جنوری یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکومت مصر نے اطالوی سفیر مقیم قاہرہ کو سات ہزار پونڈ کی رقم ادا کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ رقم جنگ حبشہ کے دوران میں نہر سویز سے گزرنے والے اطالوی جنگی جہازوں سے بطور محصول لی گئی تھی۔ لیکن اب واپس کر دی گئی ہے اس رقم کی واپسی کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

قاہرہ بذریعہ ڈاک۔ حکومت مصر کے وزیر جنگ نے فوجی میزانیہ میں ۳۰ ہزار پونڈ کی رقم کا اضافہ کیا ہے۔ اس رقم سے بارہ بمبار طیارے خریدے جائینگے۔

نئی دہلی ۷ جنوری - شمالی ہند میں سردی کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ جس کے نتیجہ کے طور پر قریباً ہر جگہ درجہ حرارت میں معتدبہ کمی واقع ہو گئی ہے۔

ویٹیکن شہر ۷ جنوری - پوپ نے رات نہایت تکلیف سے گزاری۔ ان کی حالت میں ابھی تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

امرتسر ۷ جنوری - گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے سے ۳ روپے ۵ آنے تک۔ نخود حاضر ۲ روپے ۳ آنے ۶ پائی کھانڈ دیسی ۷ روپے ۴ آنے سے ۷ روپے ۶ آنے تک۔ کپاس ۶ روپے ۱۲ آنے سونا دیسی ۵۳ روپے ۱۲ آنے ۱۰ پائی چاندی ۵۴ روپے ۸ آنے ہے

لنڈن ۷ جنوری - انگلستان میں انفلوائنزا کی وبا میں کمی کے ابھی تک کوئی آثار پیدا نہیں ہوئے۔ لنڈن کے عام ہسپتالوں ایک ہزار سے زائد سخت مریض

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی